

دونوں کا ذکر کر دیا۔

۳۔ لغات۔ مرحبا : دعائیہ کلمہ، کلمہ تحسین۔ یہ ”رحب“ سے ہے جس کے معنی ہیں کشائش اور فراخی۔ مرحبا کہا جاتا ہے تو مقصود یہ ہوتا ہے۔ کہ آنے والے کو بتایا جائے، ہمارا گھر وسیع اور کشادہ ہے، آپ کے لیے کوئی تنگی نہ ہوگی۔  
خیر باد : خیریت ہو، اچھے رہو۔

دونوں میں سے ”مرحبا“ کسی کے آتے وقت اور ”خیر باد“ جاتے وقت کہنے کا دستور ہے۔  
تشریح : مرزا اس شعر میں محبوب کی انتہائی بے توجہی اور بے التفاتی کا نقشہ پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں اس کے سامنے جاتا ہوں تو کبھی اس کی زبان پر ”مرحبا“ کا لفظ نہیں آیا اور اس کے پاس سے کسی طرف جاتا ہوں تو کبھی اس نے ”خیر باد“ نہیں کیا۔ اس سے بڑھ کر بے نیازی اور بے پروائی کیا ہوگی؟  
۴۔ تشریح : پہلے شعر سے ملا ہوا شعر ہے، یعنی اگر محبوب کو کسی وقت میرا خیال آ بھی جاتا ہے تو وہ یوں ذکر کرتا ہے کہ کیا بات ہے، آج ہماری محفل

میں کوئی فتنہ و فساد لفظ نہیں آتا۔ مطلب یہ ہے کہ جب مرزا بزم میں پہنچ جاتے تھے تو ہر ایک سے رڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ کبھی بے تکلفی میں کسی کی زبان سے کوئی بات نکل گئی تو مرزا الجھ پڑتے تھے۔ کبھی کسی نے شوخ نظروں سے محبوب کو دیکھ لیا تو مرزا نے لڑائی چھیڑ دی۔ یوں محبوب کی بزم میں ایک ہنگامہ بپا رہتا تھا۔ مرزا موجود نہیں ہوتے تھے تو ہر طرف سکون و اطمینان نظر آتا تھا۔ بس یہی کیفیت اس شعر میں پیش کی گئی ہے۔

۵۔ تشریح : عبید کے دن تمام فقیروں میں خیرات ہوتی ہے۔ لیکن میخانے کا دستور یہ نہیں کہ خیرات کے لیے خاص دن کا تعین ہو۔ وہاں ہر وقت سلسلہ داد و دہش جاری رہتا ہے۔ میخانے کے کوچے میں جو درویش پھرتے ہیں ان کی مراد برابر باقی رہتی ہے۔ گویا شراب خانہ زمانے کے عام دستوروں سے بالکل الگ اپنے خاص دستور رکھتا ہے، جنہیں زمانے کے عام دستوروں پر قیاس نہ کرنا چاہیے۔